# مُناظرہ

# اِمام جعفر بن محمد الصادِق
قدس سرہ العزیز

افادات

مفکرِ اسلام کنز العلماء بحر العلوم

## مولانا مفتی ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی
مدظلہ العالی

صراطِ مُستقیم پبلیکیشنز
6-5 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
042-37115771-2, 0315 / 0321 - 9407699

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مناظرہ

# امام جعفر الصادق

قدس سرہ العزیز

## حصہ سوم

بسم الله الرحمن الرحیم
رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي
وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

رضیت بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا ورسولا
الله اکبر الله اکبر الله اکبر لبیک لبیک لبیک یارسول الله
الحمد لله رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسوله
الکریم وعلی اله واصحابه اجمعین اما بعد

فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم
بسم الله الرحمن الرحیم
الم ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ

صدق الله العظیم وصدق رسوله النبی الکریم الامین
إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا
عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا
الصلوۃ والسلام علیک یاخاتم النبیین
وعلی الک واصحابک یاخاتم المعصومین
مَوْلَايَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ واتم برہانہ واعظم شانہ وجل ذکرہ وعز اسمہ کی حمد وثناء اور حضور سرورِ کائنات م، فخر موجودات، زینت بزم کائنات، دستگیر جہاں، غم گسار زماں، سید سروراں، حامی بے کساں، قائد المرسلین، خاتم النبین، احمد مجتبیٰ، جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم کے دربار گوہر بار میں ہدیہ درود وسلام عرض کرنے کے بعد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رب ذوالجلال کے فضل اور توفیق سے تاجدار صداقت، خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا فصل، امیر المومنین، حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موضوع پر کئی خطبات جمعہ پڑھائے گئے اور اس سلسلہ میں گزشتہ جمعہ گوجرانوالہ میں قطعیت افضلیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیمینار بھی ہوا اور اس سے پہلے دو جمعوں میں

## افضلیتِ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک رافضی سے مناظرہ

کے پہلے دو پارٹ بیان ہو چکے ہیں اور آج اس مناظرے کا تیسرا اور اختتامی پارٹ ہے۔

دوسرے پارٹس کے آخر میں آپ نے دیکھا کہ جو رافضی کے پاس خصوصی طور پر مواد تھا وہ تو ختم ہو چکا تھا کیونکہ اس کے ہر اعتراض پر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے احسن طریقے سے جواب دے چکے تھے۔

اس کے بعد اس نے مطلقاً مختلف قسم کے اعتراضات کرنا شروع کر دیے۔

## رافضی کی تیرہویں دلیل

تیرہویں نمبر پر اس نے حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا

**توجد خلافة ابی بکر و عمر و عثمان و علی فی القرآن؟**

کیا قرآن مجید، برہان رشید میں چار یاروں کی خلافت راشدہ کا ذکر ہے؟

چونکہ یہ لوگ شروع سے خلافت راشدہ کے Opposition (مخالف) ہیں اور خلافت راشدہ کے منکر ہیں اس وجہ سے اس رافضی نے چاروں کے لحاظ سے پوچھا۔ حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کو چونکہ وہ چوتھا نہیں مانتے وہ بلا فصل ہی مانتے ہیں تو اس ترتیب سے چاروں کی خلافت کے بارے میں کہا کیا قرآن مجید میں موجود ہے

**قال: نعم**

توحضرت امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہاں

قرآن مجید، برہان رشید میں چاروں کی خلافت موجود ہے اور ساتھ فرمایا

**وفی التوراۃ والانجیل**

قرآن مجید کے علاوہ تورات اور انجیل میں بھی موجود ہے۔

اس کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق نے آیات پڑھیں

**وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ**

کنز الایمان: اور وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں نائب کیا۔

وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ۔[1]

اور تم میں ایک کو دوسرے پر درجوں بلندی دی۔

یہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ انعام کی آیت پڑھی۔

اور ساتھ ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ نمل کی یہ آیت پڑھی

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ۔[2]

یا وہ جو لاچار کی سُنتا ہے جب اُسے پکارے اور دُور کر دیتا ہے بُرائی اور تمہیں زمیں کا وارث کرتا ہے۔

یعنی اللہ تعالی کے بارے میں یہ قرآن مجید میں تذکرہ آرہا ہے: اللہ کے سوا کون ہے ایسی ذات اللہ ہی ہے جو یہ سارے کام کرتا ہے؟ ہماری مدد کرتا ہے، مصیبتیں دور کرتا ہے اور زمیں میں تمہیں خلافت عطا کرنے والا ہے پھر آپ نے سورۃ نور کی آیت پڑھی

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ

ضرور انہیں زمیں میں خلافت دے گا

یعنی جب قرآن اترا تو مستقبل میں خلافت دینے کا وعدہ تھا کہ

كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ۔[3]

جیسی اُن سے پہلوں کو دی۔

---

(۱) پارہ:8، سورۃ الانعام، الآیۃ:165۔

(۲) پارہ:20، سورۃ النمل، الآیۃ:62۔

(۳) پارہ:18، سورۃ النور، الآیۃ:55۔

تو یہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت کے متعلق گفتگو کی کہ کیاان چاروں کی خلافت کا ذکر قرآن مجید میں ہے یا نہیں؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین آیات پڑھ کر یہ جواب دیا کہ ان آیات میں جس خلافت کا ذکر ہے وہ ان چاروں کی خلافت ہے اور قرآن مجید میں اس کا تذکرہ موجود ہے۔

## رافضی کا سوال

اس پر رافضی نے کوئی جرح نہیں کی اور اب اس نے چودھویں نمبر پر پوچھا

یابن رسول ﷺ فاین خلافتھم فی التورۃ والانجیل؟

چلو یہ تو آپ نے بتادیا کہ قرآن مجید، برہان رشید میں ان چاروں کی خلافت کا ذکر ہے۔ اب یہ بتاؤ تورات اور انجیل میں کہاں ذکر ہے؟ جو آپ نے میرے سوال کے جواب میں اپنے طور پر یہ بھی فرمایا کہ قرآن میں بھی ہے، تورات اور انجیل میں بھی ہے تو تورات اور انجیل میں ان کی خلافت کا کہاں ذکر ہے؟

قال لہ جعفر

تو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفصیل کے ساتھ سورۃ فتح کی آیات پڑھیں اور ان آیات کے لحاظ سے یہ جو مطلب تھا وہ بیان کیا

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

محمد اللہ کے رسول ہیں

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ۔[1]

اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت، آپس میں نرم دل ہیں

(1) پارہ:26، سورۃ الفتح، الآیۃ:29۔

یہاں تک آیت ہے۔ آگے امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ کی تفسیر ہے کہ قرآن مجید میں سب سے پہلے تو رسالت کا ذکر ہے

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ یہ ذکر کر کے پھر اللہ رب العزت جل جلالہ فرماتا ہے

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ

جو رسول اللہ کی معیت میں ہیں، سنگت میں ہیں، صحبت میں ہیں تو سنگت میں پہلا نمبر صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کا ہے۔

ویسے تو سارے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو معیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہے۔

آگے آیت ہے:

اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ

وہ جو ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت بڑے ہیں

امام جعفر صادق کہتے ہیں اس میں

عمر بن الخطاب

حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا ذکر ہے

رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

آپس میں بڑے نرم دل ہیں، رحیم کریم ہیں اس سے مراد

عثمان ابن عفان

یہاں خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ مراد ہیں۔

تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا

علی بن ابی طالب

تم دیکھو گے یعنی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حالت رکوع میں، حالت سجدہ میں دراں حال کہ وہ اللہ کا فضل ڈھونڈ تے ہیں اور اللہ کی رضا ڈھونڈ تے ہیں۔ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس سے مراد کون ہیں کہا حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تو فرمایا کہ چاروں کی خلافت کا ذکر اس طرح اس آیت کے اندر لکھا ہے:

سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ

کنزالایمان: ان کی علامت اُن کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں۔

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی طرف سے

سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ

کی تفسیر کرتے ہوئے یہ لفظ پڑھے فرمایا کہ

اصحاب محمد المصطفی ﷺ

اس سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان ہیں۔

ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ؟

جس وقت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت کریمہ پڑھ کے سنائی تو اتنا واضح تذکرہ آیا کہ خلفاء راشدین کی مثال تورات میں بھی ہے اور انجیل میں بھی ہے

## رافضی کا ایک اور سوال

قال ما معنی فی التوراۃ والانجیل؟

تو رافضی نے کہا توراۃ اور انجیل میں ہونے کا کیا مطلب ہے؟

یعنی یہاں قرآن کے اندر جو تورات اور انجیل میں ان کے تذکرے کا حوالہ دیا جارہا ہے اس کا مطلب کیا ہے؟

قال

تو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا

یعنی اس بیس پر مطلب بیان فرمایا کہ بات تو بڑی واضح ہے اور تو جان بوجھ کر پاگل ابنا ہوا ہے اور بار بار سوال کر رہا ہے۔ تجھے سمجھ ساری آئی ہوئی ہے اور تو جان بوجھ کے ایسی باتیں کر رہا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

محمد رسول اللہ

پہلے تو ذکر ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا

والخلفاء من بعدہ أبی بکر و عمر و عثمان و علی

آپ کے بعد آپ کے خلفاء ہیں۔

یہاں کتابت کے لحاظ سے نسخے میں کچھ فرق ہے

ثم لکزہ

پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے پیٹ پر دھکا مارا۔

یعنی جب سامنے بیٹھا وہ مناظرہ کر رہا تھا تو آپ نے زور کے ساتھ اپنے ہاتھ کے ساتھ اس کے سینے پہ ضرب لگائی۔

اور یہ ضرب لگانے کا مقصد یہ تھا کہ اس کا کفر ٹوٹے اور اسے سمجھ آجائے کیونکہ وہ جعفری ضرب تھی امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنی نے جب وہ ضرب لگائی تو ساتھ کہا

ویلك

تو تباہ ہو جائے

قال اللہ تعالی

اللہ تعالی قرآن مجید میں اسی مقام پر خود فرما رہا ہے۔

## امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استدلال

یہ جتنا حصہ پہلے پڑھ چکے تھے اسکے بعد اسی جگہ سے اگلا حصہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے پڑھا اور ساتھ اس کی تفسیر کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے

ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ

ان کی مثال توراۃ میں اور ان کی صفت انجیل میں ہے

اللہ تعالی نے کیسے مثال دی؟

كَزَرْعٍ

جیسے ایک کھیتی ہو

أَخْرَجَ شَطْأَهُ

اس کھیتی نے اپنا پٹھا نکالا ہو۔

یعنی جس وقت بیج بیجنے کے بعد بیج اگتا ہے تو سب سے پہلے کونپل نکلتی ہے یہ پٹھا نکالنا ہے، یعنی اس کا آغاز ہے

اور اس کے بعد اس کو ضرورت ہوتی ہے کہ اس نرم و نازک کونپل کے اندر کچھ پختگی آئے اور ارد گرد شدت موسم کی ہواؤں کی اس سے وہ محفوظ ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ

پھر اسکو طاقت دی۔

پہلے اَخْرَجَ ہے

پھر اُزَرَہ ہے

تو امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہاں اسلام کی کھیتی کا ذکر ہے۔ اسلام کے آغاز کا ذکر ہے کہ جس نے قیامت تک جانا تھا اور جو اسلام کی کھیتی کی کونپلیں نکلیں تھیں ان کو کس نے طاقت دی؟ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں

اُزَرَہُ ابو بکر

یعنی اسلام کے لیے سب سے پہلے جنکی خدمات تھیں وہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

آگے ہے فَاسْتَغْلَظَ

اور فَاسْتَغْلَظَ کا مطلب یہ ہے کہ پھر شگوفے کی ڈنڈی وہ موٹی ہو گئی یعنی جس طرح فصل اگتی ہے پہلے نرم و نازک شگوفہ ہوتا ہے پھر تنہ بن جاتا ہے چونکہ آگے پھول پھل بننے سے پہلے پہلے تنا مضبوط ہوتا ہے تو کہتے ہیں

فَاسْتَغْلَظَ عمر

یعنی اسلام کے گلشن میں یہ پودے لگے تھے ان کے تنے کو مضبوط حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا۔ کیونکہ

فَاسْتَغْلَظَ

عربی زبان میں لفظ "غلیظ" کا مطلب ہوتا ہے موٹا ہونا اس لیے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اسلام کے ان تنوں کو موٹا کیا، اسلام کی نشوونما کی پھر

فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ

پھر سوق (یہ ساق سے ہے) یعنی پنڈلی پر سیدھا کھڑا ہوا۔

جس طرح بندے کی پاؤں کی پنڈلی ہوتی ہے تو وہ اس پہ چلتا پھرتا ہے، کھڑا ہوتا ہے تو درخت کی پنڈلی اس کا تنا ہے۔ تو پہلے شگوفہ نرم و نازک تھا پھر اس کا تنا مضبوط ہوا اور اس کے بعد پھر وہ پودا

فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ

پودا اپنی پنڈلی پہ سیدھا کھڑا ہو گیا۔

یہ تیسرا مرحلہ تھا گلشن اسلام میں پودوں کا تو امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا

فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ عثمان ابن عفان

گلشن اسلام کا تیسرے سٹیپ کا کردار وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔

اور آگے کہتے ہیں آیت ہے

یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِہِمُ الْکُفَّارَ

کسانوں کو بھلی لگتی ہے تاکہ اُن سے کافروں کے دل جلیں۔

کبھی وہ زمانہ تھا کہ نرم و نازک شگوفہ تھا، پھر تنا کچھ مضبوط ہوا، پھر یہ اپنی پنڈلی

یہ سیدھا کھڑا ہو گیا، اب جو کاشت کار ہیں جب وہ اپنی فصل اس اسٹیج پر دیکھتے ہیں ان کی آنکھیں خوش ہوتی ہیں کہ کیسی رونق لگ گئی ہے۔

یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ

یعجب کے اندر ضمیر ہی اس کا فاعل ہے مطلب یہ کہ یہ کھیتی کسانوں کو تعجب میں ڈالتی ہے۔

یعنی انہیں بڑی اچھی لگتی ہے۔ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں کہ دیکھو کبھی چٹیل میدان تھا، کچھ بھی نہیں تھا اور اب یہ کتنی رونق اور ہرا بھرا ماحول ہے اور کس قدر ہریالی اور جب ہوا کے چلنے سے وہ کھیتی لہراتی ہے تو کسان اسے دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔

## دیہاتیوں کے لیے دین فہمی

الزُّرَّاعَ یہ زارع کی جمع ہے جس کا مطلب ہے "زراعت والے لوگ"

ہمارے استاد بندیالوی صاحب فرماتے تھے کہ دین دیہاتوں والے لوگوں کو اچھا سمجھ آتا ہے کیونکہ قرآن وسنت میں اس کی مثال دے کر بات سمجھائی گئی ہے مثلاً کاشت کرنا، بونا، اس کا اگنا، پھر پانی دینا، پھر پھلنا پھولنا، گوڈی کرنا۔

جب قرآن مجید، برہان رشید نازل ہوا تو یہ ساری چیزیں معاشرے میں موجود تھیں یعنی ایسا نہیں تھا کہ جو چیز آج فیکٹری میں بن رہی ہیں تو اس پر قرآن مجید، برہان رشید نے ساری مثالیں دیں۔

اور جب ان چیزوں سے مثالیں دی جائیں جو معاشرے میں لوگوں کے سامنے ہوں تو ان سے سب کچھ سمجھنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ اب اگر کوئی آج کا بچہ کہ جس

نے نہ گندم کی بیجائی دیکھی ہے، نہ اُگتی دیکھی ہے، نہ وہ ایک بالشت ہو جائے وہ مقدار دیکھی ہے، نہ اس پہ جب خوشے لگتے ہیں وہ دیکھی ہے اس کے لیے تو پہلے وہ ساری چیزیں اجنبی ہیں، ان کے ساتھ تشبیہ دی جا رہی ہے۔

تشبیہ تو اس لیے دی جا رہی ہے کہ وہ اشیاء تو پہلے معروف ہیں اور ان کے ذریعے اس کا بھی پتہ چل جائے اور اس معروف شے کا بھی پتہ نہ ہو تو ان کے لیے کام ڈبل ہو جائے گا۔

اور یہ صرف ایک مثال نہیں ایسی ہزاروں مثالیں ہیں جو قرآن وسنت میں دیہاتی ماحول کی موجود ہیں اگرچہ مکہ مکرمہ شہر تھا اور مدینہ منورہ شہر تھا لیکن اس ماحول میں جب قرآن مجید، برہان رشید نازل ہو رہا تھا تو ان ساری مثالوں کو بیان کرنے کا مقصد بات کو سمجھانا تھا۔

یعنی نام کھیتی کا ہے، نام کونپل کا ہے، نام ایک پودے کے تنے کا ہے، نام اس کے سیدھا کھڑے ہو جانے کا ہے اور مراد آغاز اسلام ہے، ابتدائی حالات ہیں، پھر اس سے مزید آگے ترقی ہے، پھر اس سے آگے کا مرحلہ مراد ہے۔

یہ چار سٹیپ قرآن مجید، برہان رشید میں رب ذوالجلال نے بیان کیے اور مقصد یہ تھا کہ ان چاروں حضرات کے عہد خلافت کے جو کام ہیں، کارنامے ہیں ان کو واضح کرنا۔

تو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا

يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ

اچھی کھیتی دیکھ کر کاشتکاروں کو تو بڑی خوشی ہوتی ہے لیکن اسی کاشتکار کا کوئی دشمن ہوا سے یہ کھیتی دیکھ کر خوشی نہیں ہوتی۔ وہ تو اس کاشتکار کو ناکام دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ یہ چاہے گا میں یہ کھیتی جلادوں یا کسی طرح یہ خشک ہو جائے۔

تو اللہ تعالی فرماتا ہے

يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ

نوٹ: اگر فاعل اللہ تعالی کو بنائیں تو مفہوم یہ ہوگا کہ اللہ تعالی کسانوں کو خوش کرتا ہے کیوں؟

لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ

تا کہ اس کے ذریعے سے کافروں کا دل جلے۔

## شان صحابہ سے جلنے والے کا انجام

اب جو مشابہت دی جارہی تھی یہاں آ کے وہ لفظ ظاہر کر دیا گیا۔ یعنی پہلی سب شانیں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ہیں آگے جو مخالفین صحابہ ہیں ان کا تذکرہ ہے کہ رسول پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فصل کاشت کی۔ فصل پھلی پھولی۔ اس سے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم تو بڑے خوش ہیں کہ میں نے جماعت صحابہ کرام علیہم الرضوان تیار کی لیکن اس کے ساتھ ہی جو کافر ہیں ان کے دل جل رہے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی امام مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا جو صحابہ کی شان سن کر جلے وہ کافر ہوتا ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وہ انہیں کیوں شان دیتا ہے

لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ

تا کہ اس کے ذریعے سے کافروں کے دل جل جائیں

لفظ کفار کافروں پر بولا گیا۔ جو اس کھیتی کو دیکھ کر جلتے ہیں۔ صحابہ علیہم الرضوان کی جماعت، ان کے کردار کو دیکھ کر جو جلتے ہیں قرآن ان کو کافر کہہ رہا ہے

لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ

پہلے ساری صورتحال تشبیہ کی شکل میں آئی لیکن رب نے آگے واضح لفظ بول دیا تو یہاں امام جعفر صادق کہتے ہیں

يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ علی ابن ابی طالب

جن کی وجہ سے گلشن اسلام کسان کو بڑا اچھا لگتا ہے اور وہ دیکھ کے خوش ہوتے ہیں وہ منظر مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کا ہے۔

یہ منظر حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے کہ ادھر کافر دیکھ کر جلتے ہیں۔

اس طرح امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار خلافتوں کے کردار آیت سے ثابت کیے اور اس چیز کو بھی واضح کیا کہ یہ تذکرہ تورات میں بھی ہے اور یہ تذکرہ انجیل میں بھی ہے۔

اس تفسیر کی روشنی میں انہوں نے اس مناظرے میں اس رافضی کے سامنے یہ بیان کیا اور یہ واضح کیا کہ صحابہ علیہم الرضوان کے تذکرے سے خوش ہونا یہ فطرت ہے اور یہ اللہ تعالی کی سنت ہے اور اس کی دی ہوئی توفیق ہے۔

اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے تذکرے سے جلنا کفر ہے کہ کھیتی اسلام کو خوشحال دیکھنے سے خوشی ہونی چاہیے اور جو اس سے جلتا ہے تو پھر وہ دشمن اسلام ہے۔

اس بنیاد پر قرآن مجید میں ان پر کفار کا لفظ بولا گیا اور یہ بہت بڑا استدلال ہے آئمہ کا جو عقیدہ کے لحاظ سے یہاں امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گفتگو کی۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے آگے ذکر کیا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے

{وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا} اصحاب محمد رسول اللہ ﷺ رضی اللہ عنہم

اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں بخشش اور بڑے ثواب کا۔

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے جب اجرا عظیما تک آیت پڑھی تو فرمایا

اصحاب محمد رسول اللہ ﷺ رضی اللہ عنہم

کہ یہ سارا اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہے۔

میرے کریم سے قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیے ہیں در بے بہا دیے ہیں

## ترتیب خلافت وشان خلفائے اربعہ

اب رافضی کی بولتی تو بند ہو چکی لیکن آپ رضی اللہ تعالی عنہ اس کو چھوڑ نہیں رہے۔ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ اس کو مزید سمجھاتے ہیں

ویلک

تو تباہ ہو جائے۔

مراد یہ ہے کہ تیری اصلاح ہو جائے اس واسطے یہ سخت لفظ دوبارہ بولے اور اس کے سینے پر آپ اپنا پنجا بھی مار چکے تھے۔ اب آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے آیت

کے بعد ایک حدیث بیان کی فرمایا

حدثنی ابی عن جدی عن علی ابن ابی طالب

میرے ابا جی نے میرے دادا جی سے روایت کیا اور میرے دادا جی نے مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا اور مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ نے خود رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر یہ روایت کیا

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا قیامت کہ دن تک کا منظر

اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ عَنْهُ

قیامت کے دن سب سے پہلے جس کے اوپر سے زمیں پھٹ کے پیچھے ہٹ جائے گی اور وہ باہر نکلے گا وہ میری ذات ہے۔

وَلَا فَخْرَ

اور اس پر میں کوئی فخر نہیں کرتا۔ لیکن یہ عظمت مجھے رب نے دی ہے میں سب سے پہلے اپنے روضہ پاک سے باہر نکلوں گا۔

ویعطینی اللہُ من الکرامۃ مالم یعط نبی قبلی

اور اللہ مجھے وہ شان دے گا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملی۔

قیامت کے دن بھی جب کسی کا کوئی Protocol (پروٹوکول) نہیں ہوگا تو جب میں اپنے روضہ پاک سے باہر نکلوں گا تو میرے لیے وہ انتظامات ہوں گے، وہ لباس ہوگا، اس طرح کی چیزیں مجھے میرا رب عطا فرمائے گا

مالم یعط نبی قبلی

جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملا۔ پھر فرمایا

ثم ینادی

پھر اللہ تبارک وتعالیٰ آواز دے گا

قَرِّبِ الْخُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِكَ

محبوب آپ اپنے خلفاء کو بھی نزدیک بلالو۔

یعنی محشر کے دن رسول پاک ﷺ سب سے پہلے اپنے روضہ پاک سے باہر نکلیں گے اور اللہ کی طرف سے مزید اعزاز ملے گا۔ کیونکہ اللہ رب العزت فرماتا ہے

وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی۔ [1]

کنزالایمان: اور بے شک پچھلی تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے۔

تو یہ اللہ رب العزت کی طرف سے انہیں اعزاز ملا کہ جو اور کسی نبی کو نہیں ملا اور پھر اللہ رب العزت کی طرف سے آواز آئے گی، رب تعالیٰ فرمائے گا

قَرِّبِ الْخُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِكَ

آپ کے بعد جنہوں نے اس امت کا بوجھ اٹھایا اور آپ کے خلیفہ قرار پائے ان کو قریب کرلو۔

تو یہاں پر لفظِ خلفاء بولا جائے گا تو خلافت چونکہ رسول پاک ﷺ کی کئی قسم کی ہے اس واسطے رسول پاک ﷺ سوال کریں گے

یارب ومن الخلفاء

کون سے خلفاء؟

---

(۱) پارہ:30، سورۃ الضحیٰ، الآیۃ:4۔

چونکہ حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ ہمارے آقا ﷺ نے فرمایا

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِیْ

اے اللہ میرے خلفاء پہ رحم فرما۔

تو یہاں جو خلافت مراد تھی وہ آج بھی جاری ہے، مل رہی ہے کیسے؟

وَمَنْ خُلَفَاؤُكَ؟

صحابہ نے پوچھا: جو آپ دعا مانگ رہے ہیں میرے خلفاء پہ رحم فرما یہ خلفاء کون ہیں؟

تو پیارے آقا ﷺ نے فرمایا

اَلَّذِیْنَ یَاْتُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ یَرْوُوْنَ أَحَادِیْثِی۔[1]

جو قیامت تک میری حدیث کو پڑھائیں گے وہ میرے خلفاء ہیں۔

اتنے بڑے منصب کو آپ ﷺ نے خلافت سے تعبیر کیا کہ جو میری حدیث اپنی زبان سے بیان کریں گے وہ میرے خلیفہ ہوں گے تو میں ان کے لیے دعا کر رہا ہوں کہ اے اللہ ان کو برکت دے

پتہ چلا کہ لفظ خلیفہ کئی معنوں میں آتا ہے تو یہاں محشر میں جس خلافت کے متعلق کہا جا رہا ہے کہ یہاں پر کون سی خلافت مراد ہے اور پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ تو جانتے ہیں اسی لیے تو دنیا میں بیان کر رہے ہیں کہ میں کہوں گا

ومن الخلفاء؟

اے اللہ وہ کون سے خلیفہ ہیں؟

---

(۱) الترغیب الترہیب، کتاب العلم، الترغیب فی العلم، 1/ 62، الحدیث: 154، دار الکتب العلمیہ۔

تو مطلب یہ تھا کہ اللہ اپنی طرف سے یہ بتا دے تو اس سے خلفاء کی شان دنیا والوں پر مزید واضح ہو جائے گی۔

فیقول: عبد اللہ بن عثمان ابو بکر الصدیق

اللہ رب العزت فرمائے گا کہ عبد اللہ بن عثمان یعنی ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے نمبر والے کو پہلے قریب کرو۔

تو رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں:

فاول من ینشق عنہ الارض بعدِی ابو بکر

میرے بعد جس کے اوپر سے زمیں ہٹے گی وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

تو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی طرف سے مزید یہ حدیث بیان کر کے اس رافضی کے اندر سے گند کا پورا صفایہ کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ

اول من ینشق عنہ الارض

حالانکہ اولیت تو سرکار کو مل چکی ہے سرکار پھر بھی اول کا لفظ بول رہے ہیں۔ مطلب میری امت میں پہلے نمبر پر، سب سے پہلے جن کے اوپر سے زمیں پھٹ جائے گی، اوپر سے زمیں ہٹ جائے گی اور میرے بعد وہ نکلیں گے وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں

فیوقف بین یدی اللہ

انہیں اللہ کے دربار میں کھڑا کیا جائے گا

## فیحاسب حساباً یسیراً

ان کا بڑا آسان سا حساب ہو گا

## فیکسی حلتین خضراوتین

ان کو دو سبز رنگ کی پوشاکیں پہنائیں جائیں گی۔

یہ سارا منظر سرکار دو عالم ﷺ بیان کر چکے ہیں اور دنیا میں یہ بیان سنی ہی کر سکتا ہے کیونکہ شیعہ کو یہ راس ہی نہیں آئے گا اور دوسری طرف خارجی، ناصبی وہ تو سرکار دو عالم ﷺ کے لیے کل کا علم ہی نہیں مانتے تو قیامت کے بعد کا وہ کیسے مانیں گے کہ سرکار یہ بھی بتا رہے ہیں کہ قیامت کے بعد یہ ہو گا کہ

## فیکسی حلتین خضراوتین

حالانکہ پوشاک پورا سوٹ ہوتا ہے تو دو مستقل پوشاکیں انہیں پہنائی جائیں گی یعنی اللہ کے دربار میں کھڑا کر کے اعزاز کے ساتھ پہنائی جائیں گی۔

## ثم یوقف أمام العرش

پھر انہیں عرش کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ یہ امت میں پہلے نمبر والے ہیں رسول پاک ﷺ ان کا قیامت کے دن کا پہلا نمبر بھی امت کے لحاظ سے بیان کر رہے ہیں اس انداز میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اعزاز سے نوازا جائے گا۔

## ثم ینادی منادٍ

پھر اعلان کرنے والا اعلان کرے گا۔

## این عمر بن الخطاب؟

عمر بن خطاب کہاں ہیں؟

یہ ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں کی شان کہ قیامت کے دن جب اربوں، کھربوں لوگ ہوں گے تو ان کا نام لے کر ان کو پکارا جائے گا۔ پہلے تو مطلقا سارے خلفاء کو قریب کرنے کا حکم دیا جائے گا ور پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اوران کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالی منہ کا نام لے کر اعلان ہوگا۔

فیجئُ عمر

توحضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ دربار خداوندی میں حاضر ہوں گے

وأوداجه تشخب دماً

اور رگوں سے تازہ خون بہہ رہا ہوگا۔

یعنی جوآپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی وہ شہادت کا خون تازہ ہے۔

وہ آکر کھڑے ہوں گے تو اللہ تعالی فرمائے گا

من فعل بك هذا؟

یہ کس نے آپ کے ساتھ ایسا کیا؟ آپ پہ کس نے ظلم کیا؟

فَيَقُوْلُ: عبد المغيرة بن شعبة

مغیرہ بن شعبۃ کا غلام مجوسی تھا جس نے میرے ساتھ ایسا کیا۔

فيوقف بين يدى الله

توحضرت عمر کو اللہ تعالی کے سامنے اعزاز کے ساتھ کھڑا کیا جائے گا۔

ويحاسب حساباً يسيراً

اور آسان آسان حساب ہوگا۔

## ویکسی حلتین خضراوتین

اور انہیں بھی دو سبز پوشاکیں پہنا دی جائیں گی۔

## ویوقف أمام العرش

ان کو بھی پھر عرش کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔

یعنی جب لوگ ذلت کے گڑھے میں گرے ہوں گے اس وقت اِن ہستیوں کو عرش پر نمائندگی دی جائے گی، عرش کے سامنے ان کو کھڑا کر دیا جائے گا۔

اور یہ بات مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر آگے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہچائی پھر امام زین العابدین اور پھر امام باقر اور پھر امام جعفر صادق سے ہوتی ہوئی ہم تک پہنچی یعنی اہل بیت کی سند کے ساتھ اوپر تک بیان ہوئی۔

## ثم یوتی عثمان بن عفان

پھر تیسرے نمبر پر حضرت عثمان غنی کو محشر کے میدان میں لایا جائے گا

## وأوداجه تشخب دماً

اور آپ کی رگوں سے بھی خون بہہ رہا ہوگا۔

## فیقال من فعل بك هذا؟

آپ سے یہ کام کس نے کیا کس نے یہ ظلم کیا۔

## فیقول فلان وفلان

فلاں فلاں کے ساتھ آپ جواب دیں گے کہ فلاں فلاں نے مجھ پہ حملہ کیا، شہید کیا۔

فیوقف بین یدی الله تعالی

آپ کو بھی اللہ تعالی کے سامنے لا کے کھڑا کیا جائے گا.........

فیحاسب حساباً یسیراً

آپ کا امتحان بھی سخت نہیں ہوگا۔

یعنی امتحان میں ایسی کوئی چیز نہیں ہوگی کہ کوئی مسئلہ بن جائے آپ کا کردار بھی روشن ہے یہ مطلب ہے

فیحاسب حساباً یسیراً

آسانی سے آپ کا حساب بھی مکمل ہو جائے گا۔

ویکسی حلتین خضراوتین

آپ کو بھی دو سبز پوشاکیں پہنائیں جائیں گی

ثم یوقف امام العرش

پھر عرش کے سامنے خاص جگہ پر آپ کی جلوہ نمائی ہوگی۔

یہ اس رافضی کے مناظرے کے اختتامی لمحات میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما رہے ہیں۔ کہتے ہیں

ثم یدعی علی بن طالب

چوتھے نمبر پر مولا علی علی بن طالب رضی اللہ تعالی عنہ کو بلایا جائے گا

فیأتی وأوداجه تشخب دماً

آپ آئیں گے تو آپ کی رگوں سے بھی خون بہہ رہا ہوگا

فیقال من فعل بك هذا؟

کہا جائے گا کس نے آپ پر یہ ظلم کیا؟

فیقول: عبد الرحمن بن ملجم

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ عبد الرحمن بن ملجم نے مجھ پر حملہ کیا اور شہید کیا

فیوقف بین یدی اللہ تعالی

تو آپ کو بھی اللہ تعالی کے سامنے اعزاز سے کھڑا کیا جائے گا

ویحاسب حساباً یسیراً

آپ کا حساب بھی بڑا آسان طریقے سے حل ہو جائے گا کوئی ایسی شی نہیں جو مسئلہ create (پیدا) کرے۔

ویکسی حلتین خضراوتین

پھر آپ کو بھی دو سبز پوشاکیں پہنائی جائیں گی۔

یہ سبز رنگ چار یاروں کا رنگ ہے، سیاہ نہیں۔ سبز پوشاکیں چاروں کو پہنائی جائیں گی۔

ویوقف امام العرش

اور انہیں بھی عرش کے سامنے اکٹھے کھڑا کیا جائے گا۔

لوگ ساری زندگی ان میں تفریق کرتے کرتے گزار دیتے ہیں کہ یہ اکٹھے نہیں ہیں، ان کی آپس میں دشمنی ہے معاذ اللہ۔ تو اللہ رب العزت قیامت کے دن بھی انہیں اکٹھا کھڑا کرے گا اور چاروں عرش کے سامنے اکٹھے ہوں گے۔

اب جس وقت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے یہ حدیث بیان کی

## قَالَ رجلٌ

وہ رافضی پھر بولا

ابھی تک وہ زہر باقی تھا۔ کہتا ہے

یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ هٰذَا فِي الْقُرْآنِ؟

یہ جو کچھ آپ نے بیان کیا حدیث کی شکل میں کیا قرآن میں بھی یہ ہے؟

قال: نعم۔

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا ہاں قرآن میں بھی ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: وَجِيْءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَاءِ۔ [1]

لایا جائے گا نبیوں کو اور لایا جائے گا شہداء کو

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ اس شہداء کے اندر

ابو بکر و عمر و عثمان و علی

ان چار یاروں کا ذکر ہے۔

وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ

یہ قرآن مجید میں ان کے محشر کا ذکر ہے۔

## رافضی کی رافضیت سے توبہ

جب امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات کی تو اب رافضی گر گیا

فقال الرافضی: یابن رسول اللہ، أیقبل اللہ توبتی

رافضی کہتا ہے: رب اب میری توبہ قبول کرلے گا

(۱) پارہ:، سورۃ الزمر، الآیۃ:79۔

مما كنت عليه من التفريق بين أبي بكر و عمر و عثمان و علي

جو میں نے آج تک ان تینوں خلفاء کے بارے زہر اگلا اور جو میں گندہ عقیدہ رکھتا رہا ہوں اور میں آپ سے بھی آ کے الجھا ہوں اور میں ان میں جو تفریق کرتا تھا کہ وہ تین علیحدہ پارٹی ہیں اور مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک علیحدہ پارٹی ہیں، میں مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے درمیان میں جو اختلاف بتاتا تھا کہ یہ جدا جدا ہیں۔

اور میں اس بنیاد پر جو ظاہر کرتا تھا میرا مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پیار ہے میں ان تینوں کو نہیں مانوں گا اور ان کے خلاف میں بولتا تھا یہ آج تک میں نے جو جرم کیا اب میں اس سے واپس آنا چاہتا ہوں، اب میں اس سے توبہ کرتا ہوں تو کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

قال نعم

تو حضرت امام جعفر صادق نے کہا اللہ قبول کر لے گا۔

تو اس سے ایک تو یہ پتہ چلا کہ یہ مکالمہ، مناظرہ اظہار حق کے لیے یہ سنت ہے، سنت الٰہی بھی ہے، سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہے، سنتِ صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی ہے، سنت اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ہے۔

اب اگر یہ بندہ آتا تو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے کہ میں نے تجھ سے بولنا نہیں، میں نے تجھ سے کلام نہیں کرنا اگر چہ ان کی نگاہ تو ہزاروں ولیوں سے اونچی نگاہ تھی نظر سے بھی بہت کچھ کر سکتے تھے لیکن یہ جو لفظوں کا علم ہے اس کے اندر آ کر اس کی اصلاح کی۔

اور پھر یہ بھی کیا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں: ہمارے دربار میں جو بھی آ جائے قبول

ہے کوئی روک ٹوک نہیں تو انہیں پتہ ہونا چاہیے کہ یہ ان لوگوں کی ہستی ہے جو جیسا آئے ویسا جانے نا دے اور اس سے ایوارڈ وصول نہ کریں بلکہ اس کی مرمت کریں، اچھی طرح اس کو سمجھائیں اور اسے ویسا نہ جانے دیں بلکہ اسے توبہ تک پہنچائیں یا کم از کم اس کو ندامت تو ہو وہ سوچنے پر مجبور تو ہو۔

جیسے اب یہ شخص آیا تھا تو گندا تھا، اندھا تھا اب اس کو نور ملا، آنکھیں ملیں آیا تھا جہنمی تھا اب جنتی بنا۔

تو یہ اللہ والوں کا کام ہے کہ اس کو اتنا موقع دیا کہ جتنا پوچھنا چاہتا ہے پوچھتا جائے۔ یہ اس کو آگے سے جواب دیتے گئے اور یہاں پر جا کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

## باب التوبۃ مفتوح

توبہ کا دروازہ کھلا ہے، تیرے لیے بھی کھلا ہے توبہ کر لے۔

## فأكثر من الاستغفار لهم

تو آج تک ان ہستیوں کے خلاف بڑی بکواس کی ہے اب اس کا کفارہ دے، ان کے لیے درود و سلام پڑھ اور ان کے رفع درجات کی دعائیں مانگ۔

## مخالفت خلفائے ثلاثہ پہ موت کا انجام

اور ساتھ فرمایا کہ میں تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں

## أما انك لو مت وأنت مخالفهم

اگر تو اس حالت میں مرا کہ تو ان ہستیوں کے خلاف ہے تو حقیقت میں تو مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھی خلاف ہے اگرچہ تو سمجھتا ہے تو ان کا محب ہے۔

کیونکہ اگر تو خلفائے ثلاثہ کے خلاف ہے تو

مُتَّ علی غیرِ فطرۃ الاسلامِ

پھر تو فطرت اسلام پہ نہیں مرا، مسلمان ہو کے نہیں مرا تو غیر مسلم مرا

اگر فطرت اسلام پہ مرنا ہے تو چاروں کو مان اور چاروں کا ادب کر۔

وکانت حسناتك مثل أعمال الكفار هباءً منثوراً

اگر تو اس حالت میں مر گیا کہ جس حالت میں تو میرے پاس آیا تھا کہ تیرے دل میں خلفائے ثلاثہ کا بغض ہے اور تو مناظرے کرتا پھر رہا ہے تو بظاہر جتنے تو نے نیک کام کیے ہوئے ہیں قیامت کے دن تجھے اس سے اس کا ایک ذرہ بھی اجر نہیں ملے گا۔

تیرے نیک کام یوں ہی ہوں گے جیسے کافروں کے ہوتے ہیں

مثل اس فرمان کے

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۔[1]

کافر جو مسجد حرام کی اینٹیں بھی لگا تا رہے، حاجیوں کو پانی بھی پلاتا رہے اسے کچھ نہیں ملے گا۔

كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً ۔[2]

کافر ہزاروں لوگوں کو صبح و شام کھانا کھلائے کہ غریب ہیں ان کے پاس کھانا کھانے کے لیے کچھ نہیں اور یہ کھانا کھلا رہا ہے تو قیامت کے دن اس کے لیے ایک ذرہ بھر بھی ثواب نہیں ہوگا۔

---

(۱) پارہ:10، سورۃ التوبۃ، الآیۃ:19۔

(۲) پارہ:18، سورۃ النور، الآیۃ:39۔

وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں بہت کچھ کر رہا ہوں جبکہ قرآن کہتا ہے وہ یوں ہی ہے جیسے دوپہر کے وقت ریت کا صحرا ہو جو کرنیں پڑنے سے ایسے لگتا ہے کہ جیسے ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہے اور قریب جائیں تو ایک قطرہ بھی نہیں ہوتا۔

فرمایا اس طرح تیرے اعمال ہوں گے اور پھر

**هباءً منثوراً**

جب کمرے میں اندھیرا ہو اور چھوٹے سے سوراخ سے کوئی کرن اندر آ رہی ہو اس کرن کے اڑنے سے جو لائن بن جاتی ہے کہ اندھیرے میں ذرات اڑ رہے ہیں وہ جو ذرات ہیں جو اس کرن میں اڑتے نظر آ رہے ہیں اس طرح تیرے اعمال ہو جائیں گے۔

اگر تیرا عقیدہ خراب ہے تو تجھے تیری کسی نیکی کا ثواب نہیں ملے گا۔

اس واسطے تو اپنا سینہ صاف کر، توبہ کر پھر تجھے اجر و ثواب ملے گا۔

**فتاب الرجل**

وہ رافضی بندہ تائب ہو گیا

**ورجع عن مقالته**

اپنے نظریے سے اس نے رجوع کر لیا۔

یعنی جو اس نے تینوں خلفاء کے خلاف باتیں گھڑی ہوئی تھیں یا کسی نے اس کو گندے نظریات کا زہر دیا ہوا تھا تو اس نے اس سے رجوع کر لیا۔

**وأناب**

اس رجوع کے بعد وہ پکا یعنی سنی بنا اور اسی پر وہ قائم رہا۔

اس انداز میں امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک رافضی کی اصلاح کی اور صرف ایک کی ہی نہیں بلکہ اس طرح کئی بگڑے ہوئے لوگوں کی اصلاح کی اور اس طرح ہماری کتابوں میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایسے کئی مکالمے موجود ہیں اور ان کے بعض حصے روافض کی کتابوں میں موجود ہیں۔

## امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے نسبت

اور یہ بھی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے

ولدنی ابو بکر مرتین

ابو بکر تو میرے دوہرے باپ ہیں۔

یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلہ نسب کی وجہ سے جو ہم نے پہلے سیمینار میں تفصیلات بیان کیں کہ وہ یہ قول کیوں کرتے تھے؟ کہ تمام سادات کے سلسلہ نسب میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانیت بھی موجود ہے۔ جو بھی امام جعفر صادق کی طرف منسوب ہے تو امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں

ولدنی ابو بکر مرتین

ابو بکر میرے ایک بار نہیں میرے دو بار باپ ہیں۔

امی جان کی طرف سے بھی اور ابا جان کی طرف سے بھی یہ نسبت حاصل ہے۔

تو میں یہاں اس مناظرے کے اختتام پر اپنے ملک میں موجودہ صورتحال کے بارے میں بات کرنا چاہوں گا۔ ویسے تو اس کانفرنس کے بارے میں مستقل میں پوری تقریر کروں گا جو وفاق المدارس شیعہ کے صدر اور باقی عہدے داران کی

طرف سے کی گئی اور اس پریس کانفرنس کے اندر عدالت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ماننے کا انکار کیا گیا۔

اس پریس کے اندر سارے صحابہ عادل ہیں اس پر انہوں نے تنقید کی کہ معاذ اللہ ایسا نہیں اور پھر حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں یہ خرافات بکیں کہ وہ حدیثیں گھڑتے تھے۔اسی طرح حضرت خالد بن ولید کے خلاف انہوں نے توہین کی اور پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے بارے میں یہ لفظ کہا کچھ صحابہ گڑبڑ تھے معاذ اللہ۔

تو یہ ایک تو ان کا ویسے ہی ایسا طبقہ ہے جو گستاخی کا دہ دردہ ہیں، جو ان کے ہاں ان پڑھ بھی ذاکر قرار پاتے ہیں اور یہ جو ان کا ایک پڑھا لکھا طبقہ ہے اور دوسری طرف وہ اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ میں اتحادی بھی ہیں۔

اب اتنے دن ہو چکے ہیں کہ انہوں نے اتنے بڑے خرافات بکے ہیں۔کوئی ایک صحابی بھی کروڑوں ولیوں سے اوپر کا مالک ہے۔آج کسی پیر کو پتہ نہیں کہ اس کا ولی ہونا ثابت بھی ہے یا نہیں۔کوئی کہے تو فورا لوگ اچھلتے کودتے ہیں کہ ہمارے پیر صاحب کو ایسا کیوں کہا گیا؟

اور ادھر کروڑوں کے پیر ہیں انہیں ایسا کہا گیا، انہیں گڑبڑ کہا گیا، انہیں حدیث گھڑنے والا کہا گیا، ان کی عدالت کا انکار کیا گیا، بھونکنے والوں نے کراچی میں بھونکا تھا ہم اس کے لحاظ سے ان سارے لوگوں سے مطالبہ کر رہے ہیں تو آگے۔اس کے علاوہ ان کے سیالکوٹ میں جو خرافات انہوں نے کیے وہ علیحدہ ہیں، لاہور میں جو کیے وہ علیحدہ ہیں۔

اور ادھر یہ حضرات ہیں، پیران طریقت الا ماشاء اللہ اور سنی تنظیمات کے قائدین الا ماشاء اللہ۔

اس پریس کانفرنس کو اتنے دن ہو گئے ہیں لیکن ہمیں تو کوئی چیز سننے کو نہیں مل رہی اور وہ دینی مدارس کی ان کی تنظیم ہے، کالجز یا یونیورسٹیز کی تنظیم نہیں ہے لیکن وہ سکولوں کے نصاب کے بارے میں بولے ہیں کہ جو سکولوں میں نصاب بنایا گیا اس کے خلاف بولے ہیں کہ وہاں ہم پر یہ لازم کیا جارہا ہے کہ ہم سارے صحابہ کو رضی اللہ تعالی عنہم کہیں۔

انہوں نے یہ کہا کہ ہم نہیں کہیں گے معاذ اللہ۔

یہاں ان کا اگر چہ نظریہ جھوٹ ہے، غلط ہے مگر ان کی دینی مدارس کی تنظیم وہ وہاں جا کے بھی بول رہی ہے اور ہماری دینی مدارس کی تنظیموں کے لیڈر وہ اتنے لبرل ہو گئے ہیں کہ وہ اپنے مذہب کے اتنے اہم مسائل پر بھی خاموش ہیں۔

یعنی انہیں یہ ڈر نہیں کہ ہم نے ان کے ساتھ بیٹھنا ہوتا ہے لہٰذا ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کو گالی نہ دیں۔ وہ روزانہ وحدت کے نعرے لگاتے ہیں کہ کوئی اختلاف نہیں ہم ایک ہیں اور ایک ہیں کہہ کہہ کے ساتھ ہمارے ابو ہریرہ کو تو حدیثیں گھڑنے والا بنا رہے ہیں اور حدیثیں گھڑنے والا تو جہنمی ہوتا ہے۔

تو یہ بات بھی بڑی قابل غور ہے۔

ہمارے مذہبی لیڈر لبرل کیوں بن گئے ہیں؟ وہ اپنے جھوٹے نظریے پر بھی ڈٹے ہوئے ہیں بول رہے ہیں؟ وفاق المدارس کے لوگوں نے یہ ضروری سمجھا کہ ہم نے رد کرنا ہے اس نصاب کا جو حکومت نے بنایا ہے۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ کوئی

دوسرا لیڈر ہو وہ رد کرے گا ہم چونکہ مدارس والے ہیں یہ تو سکولوں کے لحاظ سے کہہ رہے ہیں۔

اگرچہ ان کا بہت غلط نظریہ ہے، جھوٹ ہے مگر اس جھوٹ پر بھی بڑے سیریس ہیں اور جھوٹ پر بھی وہ لبرل نہیں ہیں اور وہ ڈٹے ہوئے ہیں اور بول رہے ہیں جبکہ ادھر ہمارے جن لوگوں نے بولنا تھا وہ سمجھتے ہیں ہمارا یہ فرض ہی نہیں ہے۔فرض کیا ہمارا نفل بھی نہیں ہے۔

اور اتنے دن ہو چکے ہیں اس ملک پاکستان میں انہوں نے پریس کانفرنس کر کے صحابہ رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ گالیاں دی ہیں اور نہ پیروں میں سے کوئی بول رہا ہے، نہ ان تنظیمات میں سے اور ہم کسی ایک تنظیم کو نہیں کہتے جو جو نہیں بول ہم سب کو کہتے ہیں اگرچہ ایک تنظیم کے لیڈر نے ہمارے خلاف پوسٹ لگوادی:

اہلسنت والجماعت کے دینی مدارس سے گزارش ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

یعنی ہم نے انہیں متوجہ کیا اس میں بھی مجرم انہوں نے ہمیں قرار دیا اور یہ تاثر دیا کہ اہلسنت کے دینی جذبات والے لوگ تو میرے ساتھ ہیں تم ایسے ہی لگے ہوئے ہو تو میں ان کو کہتا ہوں جو اہل سنت کے معمور ہیں اہل سنت کے جذبات کو ذرا چابی دو کہ وہ بولیں۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے خلاف ایک پوسٹ کم از کم صحابی رضی اللہ تعالی عنہ کی عزت کے لیے بھی لگوادو۔اپنے دفاع میں تو لگوادی، کیا اپنا مقام بڑا ہے؟

تو صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بارے میں وہ خواب وخیال میں بھی نہیں بھونکے۔پریس کانفرنس کر رہے ہیں، ویڈیو چل رہی ہے ان کی ان کے بیانات ہر

طرف ہیں اور تمہاری طرف سے نہ اخباری بیان آیا ہے اور نہ تمہاری طرف سے کوئی پوسٹ آئی ہے۔

ایک کو نہیں بلکہ تم میں سے ہر ہر ایک کو کہہ رہا ہوں جن جن کی تم میں سے نہیں آئی خواہ وہ کوئی تنظیم ہو۔

ہم نے ان لیڈروں کا کلمہ نہیں پڑھا اور نہ ان پیروں کا پڑھا ہے

ہم نے جن کا پڑھا ہے ان کے حق میں بول رہے ہیں۔

اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھا ہے

اور قرآن وسنت نے ہمیں جن کے ادب اور احترام کا حکم دیا ہے ان کی بے ادبی ہو رہی ہے اور ان کی بے ادبی کو روکنا اور ان کی عزت پہ پہرا دینا یہ آخری سانس تک ہمارا فریضہ ہے۔

اہل سنت کی عوام اور کارکنان کو میں یہ دعوت دے رہا ہوں کہ ایسے لوگوں سے پھر قطع تعلق کرلو کہ جن لوگوں نے تمہاری دینی جذبات کی ترجمانی کی خدمات کے وقت سو جانا ہے۔ اب تمہارے دل زخمی ہیں، تمہارے جذبات سے دھواں نکل جانا ہے کہ اس طرح اعلانیہ پاکستان کے اندر صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے بارے میں سب وشتم ہو رہا ہے اور پھر وہ امر جلیل سے لے کر اس طبقے تک یہ ساری باتیں اللہ رب العزت کی الوہیت سے متصادم کی جارہی ہے چونکہ سرکار فرماتے ہیں

إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ لِي أَصْحَابًا۔[1]

رب نے اپنے لیے مجھے چنا اور رب نے میرے لیے میرے صحابہ کو چنا۔

(1) المستدرک للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر عویم بن ساعدہ، 3\732، الحدیث: 6656، دار الکتب العلمیہ۔

تو اللہ تعالیٰ کے چناؤ پر اعتراض کیا اللہ کی توہین نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ کو جہالت کا طعنہ دینا نہیں ہے؟ سراسر معاذ اللہ اللہ رب العزت پر اعتراض ہے کہ تو کن کو چنتا رہا جنہوں نے حدیثیں گھڑنی تھیں، تجھے پتہ ہی نہیں تھا معاذ اللہ

جبکہ اللہ تعالیٰ کو تو سارا پتہ تھا، انہیں ہی چنا جو عدل والے تھے اور جن کے بارے میں رب ذوالجلال نے رضی اللہ عنہم کہہ دیا۔ آج کون کالا ایسا ہے جو ان کے بارے میں اپنے خرافات بکے اور اعتراضات کرے۔

لہٰذا عدالت صحابہ کے بارے میں اگر کسی کے پیٹ میں مروڑ ہے اس عدالت کو ثابت کرنے کے لیے ہم فقیر حاضر ہیں لیکن ہم کسی کو بھونکنے نہیں دیں گے، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی بھی صحابی کی شان کے بارے میں اگر کسی کا کوئی مسئلہ ہے تو وہ اس مقصد کے لیے آمنے سامنے بیٹھے۔ ہم ایوارڈ لینے کے لیے نہیں، ہم ان کو دندان شکن جواب دینے کے لیے کہہ رہے ہیں۔

حکومت ہمیں بلا لے ان کے مقابلے میں ہم ان کی بیٹریاں خاموش کریں گے ان شاء اللہ لیکن دوسری طرف سے اتنا ظلم ہو رہا ہے اور جب ہم متوجہ کرتے ہیں پھر الٹا ہمیں ہی کوسا جا رہا ہے اور ایسی بوگس پوسٹ لگا کر اور مگرمچھ کے آنسو بہا کر پھر اصل مسئلے سے توجہ ہٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے

اس بنیاد پر میں ایک بار پھر ان لوگوں سے مطالبہ کر رہا ہوں اور میں نے پہلے اس اجتماعی گفتگو کے لحاظ سے نہ کسی کا نام لیا، نہ اب لے رہا ہوں لیکن سب کو پتہ ہے وہ کیا کر رہے ہیں؟ اور قیامت کے دن سب نے اس کا جواب دینا ہے؟

اب وقت ہے

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
کل نہ مانیں گے قیامت کو اگر مان گیا

ساتھ ہی بلوچستان کے اندر جو ملک کی سالمیت پر حملہ کیا جا رہا ہے، ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور میں وہ اکیلا انسان ہوں جس نے اس وقت بھی کہا تھا جب تحریک طالبان پاکستان سے لوگ جھپیاں ڈال رہے تھے تو میں نے کہا تھا یہ سانپ ہیں، ان کو مت پالو۔

آج وہی ٹی ٹی پی فوج پہ حملے کر رہی ہے اور وہی علیحدگی پسند لوگ بلوچستان میں بھارت کے فنڈ اور AIDS (مدد) پر افواج پاکستان کے جوانوں کو شہید کر رہے ہیں ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔

اور پھر یہ کہتے ہیں کہ جو پاکستان کے اندر دہشت گردی کرنے والے ہیں اور خود دہشت گرد اور ان کے جتنے سہولت کار ہیں ان کے ساتھ آہنی ہاتھوں سے نمٹا جائے۔ پہلے بھی یہ آگ پاکستان کے سیکورٹی فورسز کے نوجوانوں کے خون نے بڑی مشکل سے بجھائی تھی، اپنا خون چھڑک کے اب پھر وہ شہادتیں پیش کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان جوانوں کو فردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ پاکستان کو امن و آشتی کا گہوارہ بنائے اور پاکستان میں دہشت گردی کرنے والوں کو اللہ نیست و نابود فرمائے۔ آمین

وآخر دعوی ان الحمد للہ رب العلمین

# هذه مناظرة جعفر بن محمد الصادق رضى الله عنه مع الرافضى

هذه مناظرة بين الإمام جعفر الصادق رضى الله عنه مع أحد الرافضة وتوجد منها نسختان: النسخة الأولى نسخة تركيا فى خزانة شهيد على باشا باستنبول ضمن مجموع رقمه 2764 حوى عدة رسائل فى العقيدة والحديث هذه الرسالة الحادية عشرة منه.

النسخة الثانية نسخة الظاهرية وقد وقعت ضمن مجاميعها فى المجموع رقم 111 وهى الرسالة التاسعة عشر منه.

محقق الكتاب: على بن عبد العزيز العلى آل شبل.

الناشر: دار الوطن-السعودية-الرياض

بسم الله الرحمن الرحيم

حدثنا الشيخ الفقيه أبو القاسم عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن سعيد الأنصارى البخارى - قراءة عليه بمكة حرسها الله سنة خمس وثلاثين وأربعمائة قال: أخبرنا أبو محمد عبد الله بن مسافر قال أخبرنا أبو بكر بن خلف بن عمر بن خلف الهمذانى قال حدثنا أبو الحسن أحمد بن محمد بن أزمة قال:

حدثنا أبو الحسن بن على الطنافسى قال: حدثنا خلف بن محمد القطوانى قال: حدثنا على بن صالح قال:

جاء رجل من الرافضة إلى جعفر بن محمد الصادق كرم الله وجهه. فقال:

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، فرد عليه السلام فقال الرجل:

1- يابن رسول الله من خير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم؟

فقال جعفر الصادق رحمة الله عليه: أبو بكر الصديق رضى الله عنه.

2- قال: وما الحجة فى ذلك؟

قال: قوله عز وجل ((إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا)){التوبة 40}

فمن يكون أفضل من اثنين الله ثالثهما؟

وهل يكون أحد أفضل من أبي بكر إلا النبى صلى الله عليه وسلم؟!

3- قال له الرافضى: فإن على بن أبي طالب عليه السلام بات على فراش النبى صلى الله عليه وسلم غير جزع ولا فزع.

فقال له جعفر : و كذلك أبو بكر كان مع النبي صلى الله عليه وسلم غير جزع ولا فزع.

4-قال له الرجل: فإن الله تعالى يقول بخلاف ما تقول!.قال له جعفر : وما قال ؛قال : قال الله تعالى ((إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا)) فلم يكن ذلك الجزع خوفاً ؛ (في نسخة الظاهرية\" أفلم يكن...\")

قال له جعفر : لا ! لأن الحزن غير الجزع والفزع ، كان حزن أبي بكر أن يقتل النبي صلى الله عليه وسلم ، ولا يدان بدين الله فكان حزن على دين الله وعلى نبي الله صلى الله عليه وسلم ولم يكن حزنه على نفسه كيف وقد ألسعته أكثر من مئة حريش فما قال: حس ولا ناف!

5-قال الرافضي : فإن الله تعالى قال ((إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ)){المائدة55}

نزل في علي بن أبي طالب حين تصدق بخاتمه وهو راكع

فقال النبي صلى الله عليه وسلم ((الحمد لله الذي جعلها في وفي أهل بيتي))

فقال له جعفر : الآية التي قبلها في السورة أعظم منها.

قال الله تعالى ((يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ)){المائدة54}

وكان الارتداد بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ؛ ارتدت العرب بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ،واجتمعت الكفار بنهاوند.

وقالوا : الرجل الذين كانوا يتنصرون به - يعنون النبى - قد مات . حتى قال عمر رضى الله عنه: اقبل منهم الصلاة . ودع لهم الزكاة.

فقال : لو منعونى عقالا مما كانوا يؤدون إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم عليه ولو اجتمع على عدد الحجر والمدر والشوك والشجر والجن والإنس لقاتلتهم وحدى . وكانت هذه الآية أفضل لأبى بكر .

6- قال له الرافضى : فإن الله تعالى قال : (( الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً )) {البقرة 274}

نزلت فى على عليه السلام كان معه أربعة دنانير فأنفق ديناراً بالليل وديناراً بالنهار وديناراً سراً وديناراً علانية فنزلت فيه هذه الآية .

فقال له جعفر عليه السلام : لأبى بكر رضى الله عنه أفضل من هذه فى القرآن.

قال الله تعالى (( وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى (1) )) قسم الله.

(( وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى (2) وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَى (3) إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّى (4) فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى (5) وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى (6) )) أبو بكر

(( فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى (10) )) أبو بكر

(( وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى (17) )) أبو بكر

(( الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى )) أبو بكر

(( وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى (19) إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى (20) وَلَسَوْفَ يَرْضَى (21) )) أبو بكر.

أنفق ماله على رسول الله صلى الله عليه وسلم أربعين ألفاً حتى تجلل بالعباء. فهبط جبريل عليه السلام فقال الله العلي الأعلى يقرئك السلام.

ويقول: اقرأ على أبي بكر مني السلام. وقل له أراض أنت عني في فقرك هذا. أم ساخط؟

فقال: أسخط على ربي عز وجل؟! أنا عن ربي راض. أنا عن ربي راض. أنا عن ربي راض. ووعده الله أن يرضيه.

7- قال الرافضي: فإن الله تعالى يقول (( أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ )) {التوبة 19} نزلت في علي عليه السلام.

فقال له جعفر عليه السلام: لأبي بكر مثلها في القرآن. قال الله تعالى (( لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى )) {الحديد 10}

وكان أبو بكر أول من أنفق ماله على رسول الله صلى الله عليه وسلم. وأول من قاتل. وأول من جاهد.

وقد جاء المشركون فضربوا النبى صلى الله عليه وسلم حتى دمى .وبلغ أبي بكر الخبر فأقبل يعدو فى طرق مكة

يقول : ويلكم أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ ؟

فتركوا النبى صلى الله عليه وسلم وأخذوا أبا بكر فضربوه. حتى ما تبين أنفه من وجهه.

وكان أول من جاهد فى الله، وأول من قاتل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأول من أنفق ماله.

وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ما نفعنى مال كمال أبي بكر )).

8- قال الرافضى فإن علياً لم يشرك بالله طرفة عين.

قال له جعفر : فإن الله أثنى على أبي بكر ثناءً يغنى عن كل شئ .قال الله تعالى

((وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ)) محمد صلى الله عليه وسلم،

((وَصَدَّقَ بِهِ)){الزمر 33} أبو بكر.

وكلهم قالوا للنبى صلى الله عليه وسلم كذبت

وقال أبو بكر : صدقت.

فنزلت فيه هذه الآية : آية التصديق خاصة. فهو التقى النقى المرضى الرضى. العدل المعدل الوفى.

9- قال الرافضى : فإن حب على فرض فى كتاب الله.

قال الله تعالى ((قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ)) {الشورى 23}

قال جعفر : لأبي بكر مثلها.

قال الله تعالى ((وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ)) {الحشر 10}

فأبو بكر هو السابق بالإيمان. فالاستغفار له واجب ومحبته فرض وبغضه كفر.

10- قال الرافضي : فإن النبي صلى الله عليه وسلم قال (( الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَأَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا))

قال له جعفر : لأبي بكر عند الله أفضل من ذلك؛

حدثني أب عن جدي عن علي بن أبي طالب عليه السلام قال: كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم وليس عنده غيري. إذ طلع أبو بكر وعمر رضي الله عنهما.

فقال النبي صلى الله عليه وسلم ((يَا عَلِيُّ هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَشَبَابِهَا -في الظاهرية شبابهم-

فيما مضى من سالف الدهر في الأولين وما بقي في غابره من الآخرين. إلا النبيين والمرسلين. لا تخبرهما يا علي ما داما حيين)) فما أخبرت به أحداً حتى ماتا.

11- قال الرافضي : فأيهما أفضل فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم أم عائشة بنت أبي بكر؟

فقال جعفر: بسم الله الرحمن الرحيم

((يس. وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ)) ، (( حم . وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ))
،{الدخان:1,2}

فقال : أسألك أيهما أفضل فاطمة ابنة النبي صلى الله عليه وسلم أم عائشة بنت أبي بكر ،تقرأ القرآن؟

فقال له جعفر : عائشة بنت أبي بكر زوجة رسول الله صلى الله عليه وسلم معه في الجنة ،وفاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم سيدة نساء أهل الجنة.

الطاعن على زوجة رسول الله صلى الله عليه وسلم لعنه الله ، والباغض لابنة رسول الله خذله الله.

12-فقال الرافضي: عائشة قاتلت علياً ،وهي زوجة رسول الله صلى الله عليه وسلم.

فقال به جعفر : نعم ، ويلك قال الله تعالى (( وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ)){الأحزاب53}

13-قال له الرافضي: توجد خلافة أبي بكر وعمر وعثمان وعلي في القرآن؟

قال نعم ، وفي التوراة والإنجيل .قال الله تعالى ((وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ)) {الأنعام165}

وقال تعالى (( أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ)){النمل62}

وقال تعالى ((لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ)) {النور 55}

14- قال الرافضي: ابن رسول الله، فأين خلافتهم في التوراة والإنجيل؟

قال له جعفر: ((مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ)) أبو بكر،

((أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ)) عمر بن الخطاب،

((رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ)) عثمان بن عفان،

((تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا)) علي بن أبي طالب ((سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ))

أصحاب محمد المصطفى صلى الله عليه وسلم،

((ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ)).

قال: ما معنى في التوراة والإنجيل؟

قال: محمد رسول الله والخلفاء من بعده أبي بكر وعمر وعثمان وعلي، ثم لكزه في صدره!.

قال: ويلك! قال الله تعالى

((كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ)) أبو بكر ((فَاسْتَغْلَظَ)) عمر ((فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ)) عثمان ((يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ)) علي بن أبي طالب ((وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا)) {الفتح: 29} أصحاب محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم رضي الله عنهم

ويلك !. حدثني أبي عن جدي عن علي بن أبي طالب قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

(( أنا أول من تنشق الأرض عنه ولا فخر . ويعطيني الله من الكرامة ما لم يعط نبي قبلي . ثم ينادي قرّب الخلفاء من بعدك فأقول: يارب ومن الخلفاء؟

فيقول : عبد الله بن عثمان أبو بكر الصديق . فأول من ينشق عنه الأرض بعدي أبو بكر . فيوقف بين يدي الله . فيحاسب حساباً يسيراً . فيكسى حلتين خضراوتين ثم يوقف أمام العرش.

ثم ينادي منادٍ أين عمر بن الخطاب ؟ فيجئ عمر وأوداجه تشخب دماً فيقول من فعل بك هذا ؟

فيقول : عبد المغيرة بن شعبة . فيوقف بين يدي الله ويحاسب حساباً يسيراً ويكسى حلتين خضراوتين. ويوقف أمام العرش.

ثم يؤتى عثمان بن عفان وأوداجه تشخب دماً فيقال من فعل بك هذا ؟

فيقول : فلان بن فلان . فيوقف بين يدي الله فيحاسب حساباً يسيراً ويكسى حلتين خضراوتين . ثم يوقف أمام العرش.

ثم يدعى علي بن أبي طالب فيأتي وأوداجه تشخب دماً فيقال من فعل بك هذا ؟

فيقول : عبدالرحمن بن ملجم ، فيوقف بين يدى الله ويحاسب حساباً يسيراً ويكسى حلتين خضراوتين، ويوقف أمام العرش.

قال الرجل : يابن رسول الله، هذا فى القرآن ؟ قال نعم قال الله تعالى ((وَجِيءَ بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ)) أبو بكر وعمر وعثمان وعلى ((وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ)){الزمر 69}

فقال الرافضى : يابن رسول الله ، أيقبل الله توبتى مما كنت عليه من التفريق بين أبى بكر وعمر وعثمان وعلى ؟ قال : نعم ، باب التوبة مفتوح فأكثر من الاستغفار لهم .أما انك لو مت وأنت مخالفهم مت على غير فطرة الإسلام وكانت حسناتك مثل أعمال الكفار هباءً منثوراً .فتاب الرجل ورجع عن مقالته وأناب.

نقلها أبو عمر المنهجي-شبكة الدفاع عن السنة

## نماذج من المخطوطة التركية

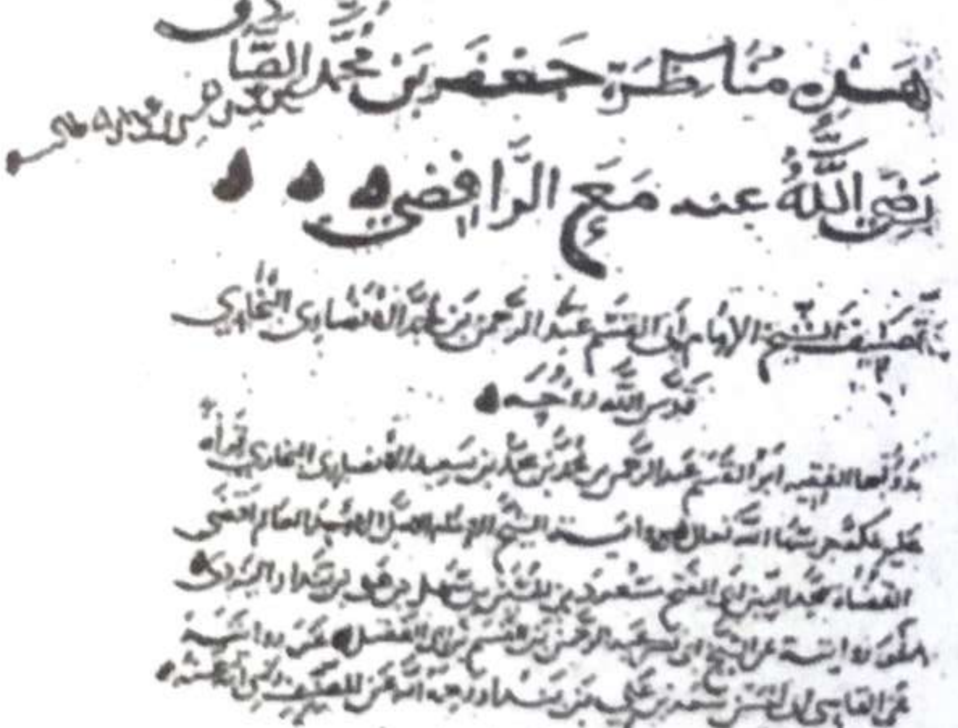
هذه مناظرة جعفر بن محمد الصادق رضي الله عنه مع الرافضي

تصنيف الشيخ الإمام أبي القاسم عبد الرحمن بن محمد الأنصاري البخاري قدس الله روحه

بسم الله الرحمن الرحيم رب اعن

حدثنا الشيخ الفقيه ابو القسم عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن سعيد الله ...
البخاري قراءة عليه ... رحمه الله تعالى سنة خمس وثلثين واربع مائة
قال اخبرنا ابو محمد عبد الله بن ... نجار قال انا ابو بكر خلف بن عمر بن خلف
... الحسن ثنا ابو الحسن احمد بن محمد بن ... قال حدثنا ابو الحسين
بن علي الطنافسي قال حدثنا خلف بن محمد القطواني قال حدثني علي بن صالح قال
جاء رجل من الرافضة الى جعفر بن محمد الصادق كرم الله وجهه فقال
السلام عليكم ورحمة الله وبركاته فرد عليه السلام فقال له الرجل يا ابن رسول الله
من خير الناس بعد رسول الله فقال جعفر الصادق رحمة الله عليه
ابو بكر الصديق رضي الله عنه قال وما الحجة في ذلك قال قوله عز وجل الا تنصروه
فقد نصره الله الاية فمن يكون افضل من اثنين الله ثالثهما وهل يكون
لاحد من ... ابي بكر ... النبي ... قال له الرافضي فان علي بن ابي طالب عليه السلام بات
فراش رسول الله صلعم غير جزع ولا فزع فقال له جعفر وكذلك ابو بكر
كان مع النبي صلى الله عليه وسلم غير جزع ولا فزع فقال له الرجل فان الله تعالى

يقول خلاف ما تقول فقال له جعفر وما قال الله قال اذ يقول لصاحبه
لا تحزن ان الله معنا فلم يكن ذلك الحزن جزعا فقال له جعفر لا لان الحزن
غير الجزع والفزع كان حزن ابي بكر ان يقتل النبي صلى الله عليه وسلم ولا
يدان بدين الله فكان حزنه على دين الله وعلى نبي الله صلعم ولم يكن حزنه
على نفسه كيف وقد لسعته اكثر من مائة حية فما قال حس ولا ...
فقال الرافضي فان الله تعالى قال انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين
يقيمون الصلوة نزلت في علي بن ابي طالب تصدق بخاتمه وهو راكع فقال
النبي صلى الله عليه وسلم الحمد لله الذي جعلها في وفي اهل بيتي فقال له جعفر
الاية التي قبلها في السورة اعظم منها قال الله تعالى يا ايها الذين امنوا
من يرتد منكم عن دينه فسوف ياتي الله بقوم يحبهم ويحبونه وكان
... ارتدوا بعد رسول الله صلعم وارتدت العرب بعد رسول الله صلعم واجتمعت
... الكفار منها وندموا فقالوا الرجل الذي كانوا ينتصرون به يعنون النبي
قد مات حتى قال عمر رضي الله عنه اقبل منهم الصلوة ودع لهم الزكوة
فقال ابو بكر ... عقالا مما كانوا ... رسول الله صلى الله عليه وسلم

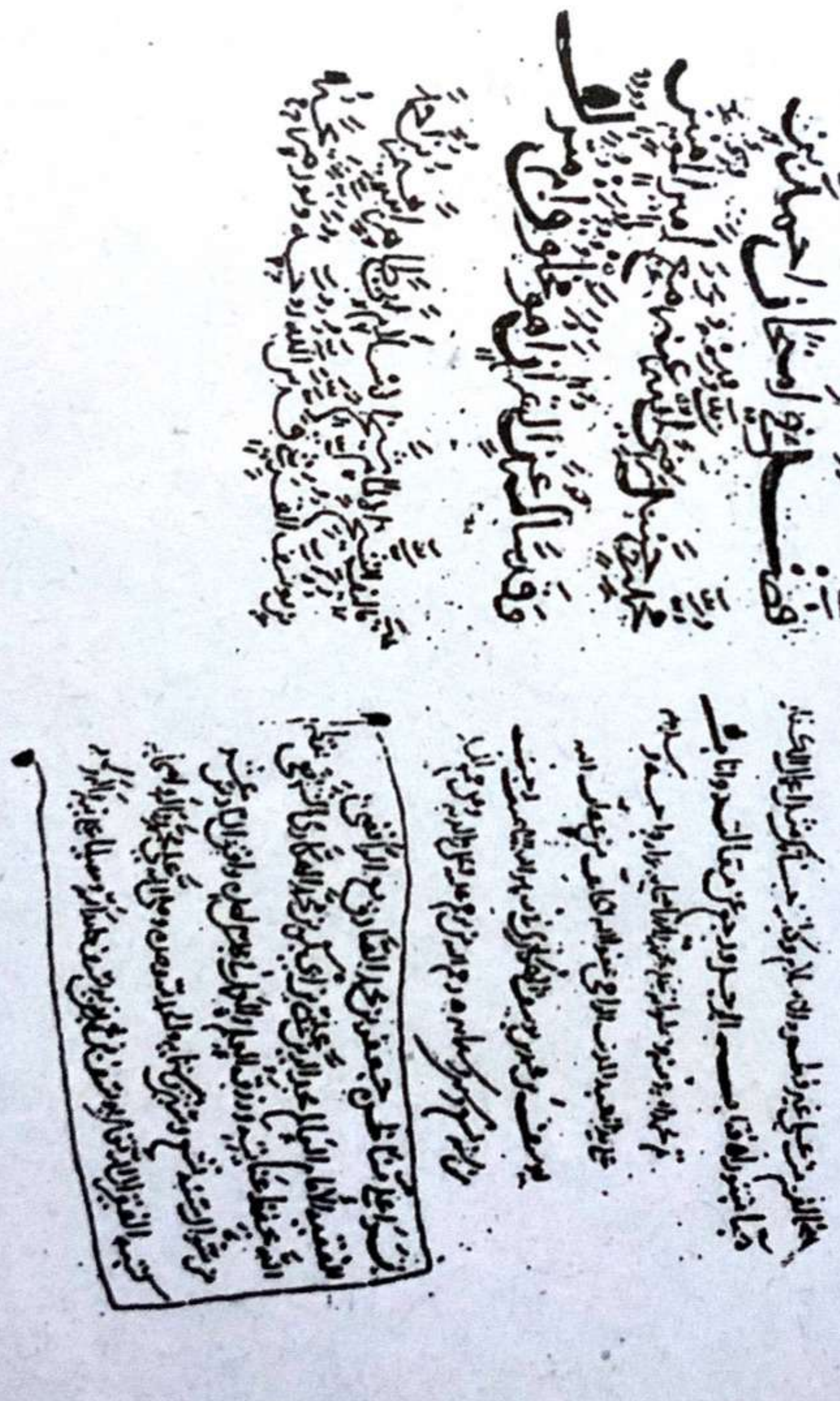

[illegible]
تم ... مناظرة جعفر بن محمد الصادق مع الرافضي
الفقيه الامام العالم عبد الرحمن بن ابي بكر بن محمد العكاري الشافعي [illegible]
الله [illegible] عنايته ورزقه العلم [illegible]
من شوال سنة [illegible]
كتبه الفقير الى الله تعالى يوسف [illegible]

فصل في امتحان احمد بن
محمد بن حنبل رضي الله عنه مع امير المؤمنين
وقد سألهم عن القرآن اهو مخلوق ام لا
قال الشيخ الامام شيخ الاسلام ابو طاهر ابراهيم بن احمد
بن يوسف القرشي قدس الله روحه ونور ضريحه

## صورة سماعات وأوائل مخطوطة الظاهرية

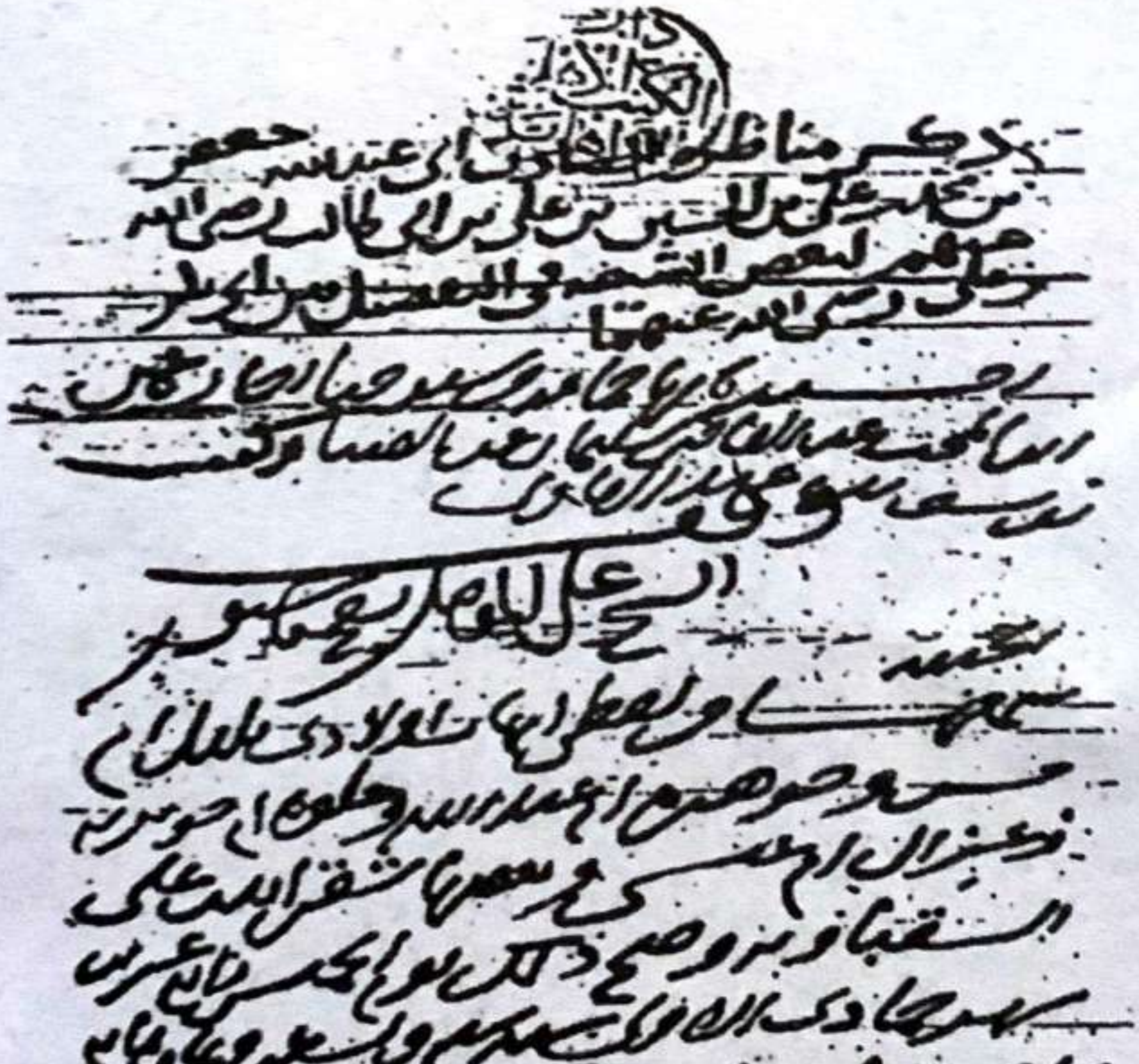

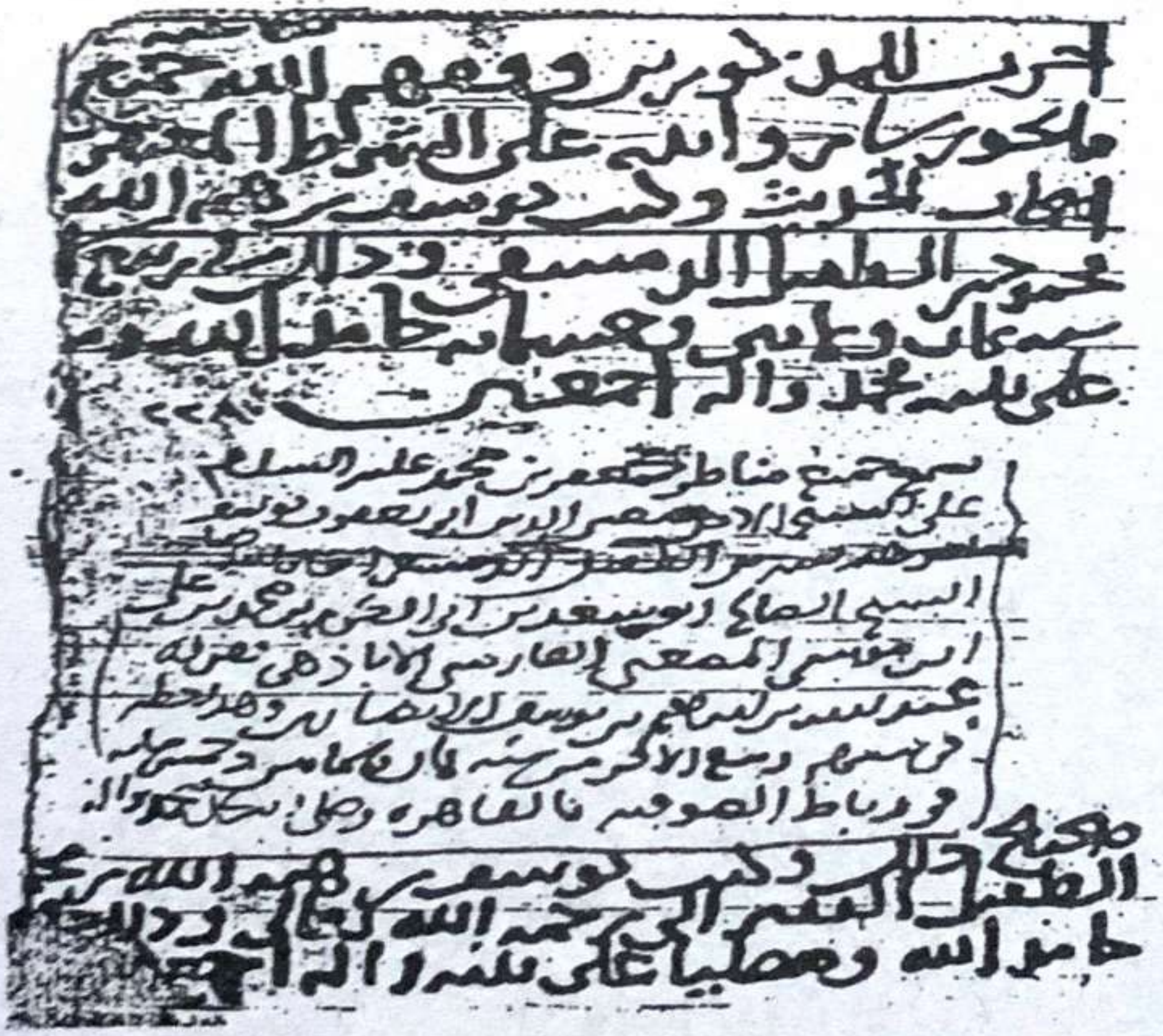

[illegible] رحمهم الله جميع
[illegible] على الشرط المعهود
[illegible] وكتب يوسف بن [illegible] الله
[illegible]
[illegible]
على نبيه محمد وآله أجمعين

سمع جميع مناظرة جعفر بن محمد عليه السلام
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] القاهرة [illegible]

صحيح [illegible] وكتب يوسف [illegible] رحمه الله تعالى [illegible]
حامدا لله ومصليا على نبيه وآله [illegible]

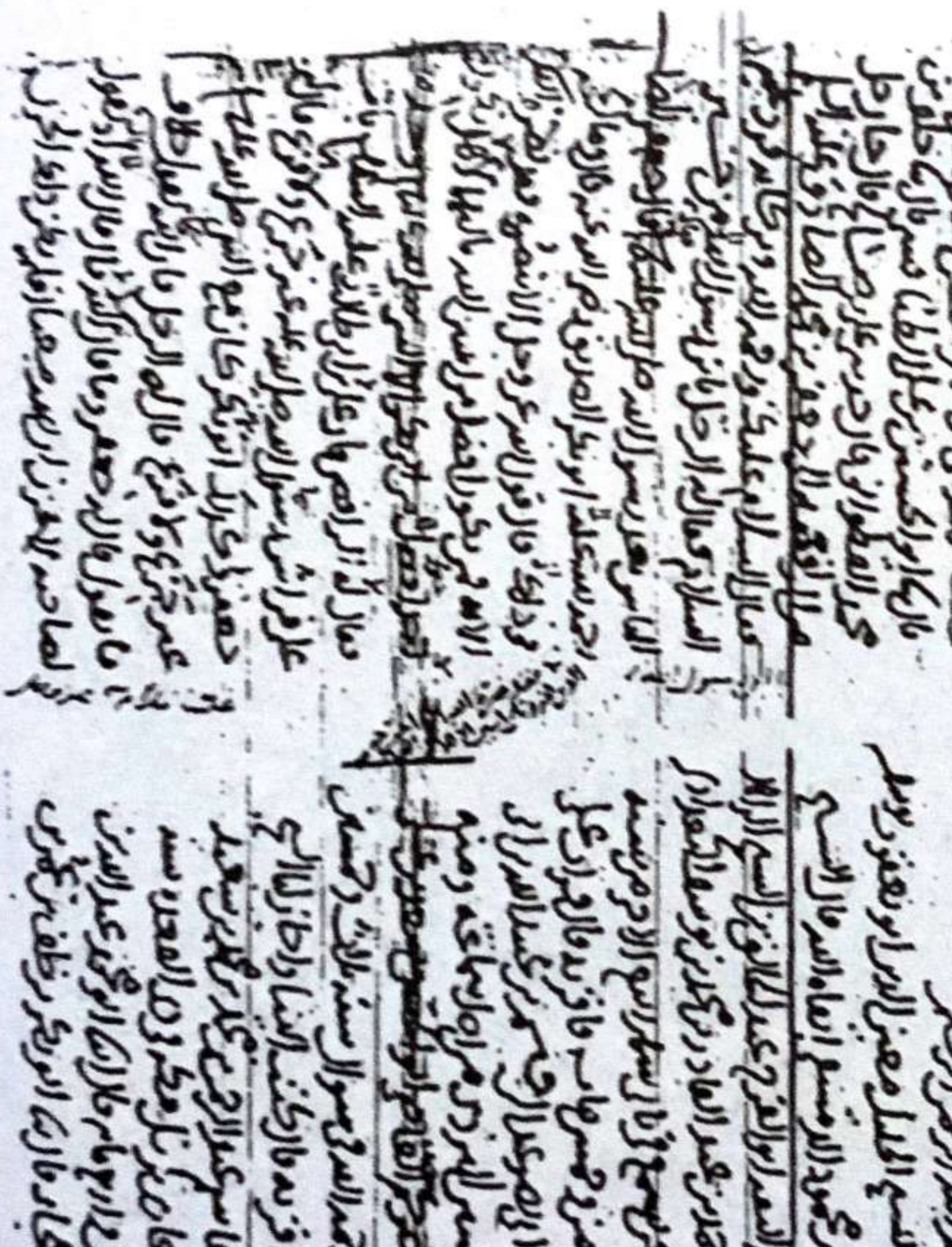

وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وسلم تسليما وحسبنا الله ونعم
الوكيل كتبه أبو بكر بن محمد طرخان حامدا لله ومصليا على
رسوله ومسلما وملكه أجمع ما وجده على مسعود الموصلي

[illegible]
على الشيخ الإمام العالم الزاهد العابد شمس الدين
أبي عبد الله محمد بن عبد الرحيم بن عبد الواحد [illegible] أحمد بن عبد [illegible]
[illegible] المقدسي [illegible] محمد طرخان بن أبي [illegible]
بن عبد الله [illegible] بسماعهما [illegible] على الحافظ [illegible]
أبي عبد الله محمد بن عبد الواحد [illegible] المقدسي قال أنا أبو
الحسن عبد الحق بن عبد الخالق بن أحمد بن عبد القادر بن يوسف
أن القاضي أبا بكر محمد بن عبد الباقي بن محمد الأنصاري أخبرهم
في كتابه أن أبا إسحاق إبراهيم بن عمر بن أحمد البرمكي أذن
لهم في الرواية قال أنا أبو الفتح يوسف بن عمر بن مسرور
القواس إجازة قال ثنا أبو بكر بن صدقة المؤدب
الأصبهاني ثنا أبو بكر أحمد بن محمد [illegible] بن العباس بن
راشد [illegible] مولى محمد [illegible] بن علي بن عبد الله بن
العباس بن عبد المطلب إملاء قال أحمد بن عبد العزيز
الجوهري بالبصرة قال [illegible] محمد العبدي [illegible]

محمد بن [illegible] الطنافسي قال ثنا صالح بن محمد القطواني قال [illegible]
بن صالح بن حي قال جاء رجل من الرافضة إلى جعفر
بن محمد الصادق عليه السلام فقال السلام عليك يا ابن
رسول الله ورحمة الله وبركاته من خير الناس بعد رسول
الله صلى الله عليه وسلم [illegible] سمع أبو بكر
أحمد بن [illegible] الأول [illegible]
عبد الحميد [illegible] محمد بن [illegible] وأحمد بن [illegible]
ومحمد بن [illegible] إبراهيم بن علي الواسطي ومحمد بن أحمد
عبد [illegible] عياش السوادكي الأصل [illegible]
في يوم الاثنين [illegible] سنة أربع
وسبعين [illegible] بالمدرسة [illegible]
[illegible] جليل بن
عبد القادر [illegible]
[illegible] عفا الله عنه
حامدا لله تعالى على نعمه ومصليا على محمد وآله وسلم

# فہمِ دین

**15 جلدیں**

مجموعہ خطابات کنز العلماء ڈاکٹر مولانا محمد اشرف آصف جلالی

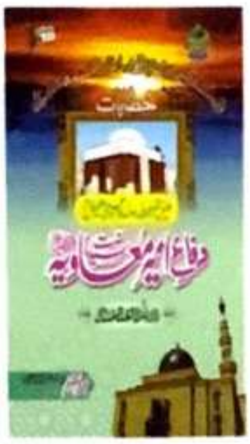

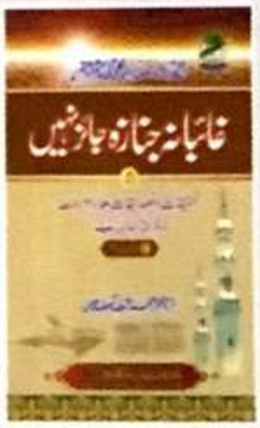


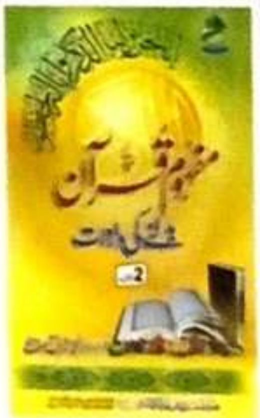


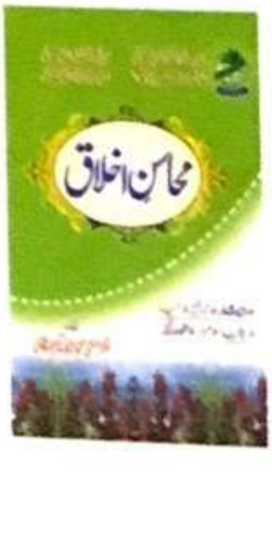


صراط مستقیم پبلیکیشنز کی مزید مطبوعات

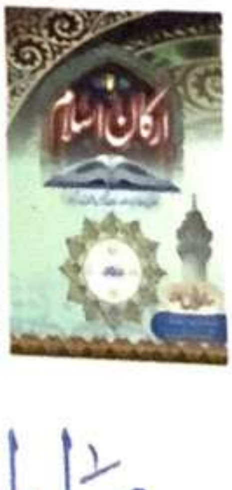


صراطِ مستقیم پبلیکیشنز

5-6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور

0315, 0321-9407699

Vasi
0321
8654956